

152786 - زمین خرید کر اسے تجارت اور تعمیر کیلئے تقسیم کر دیا ہے، اسکی زکاہ کیسے ادا کریگا؟

سوال

سوال: میں نے کچھ زمین خریدی ہے، میرا اس پر کچھ اپنے لئے اور کرائے پر دینے کیلئے مکان بنانے، اور کچھ کو فروخت کرنے کا ارادہ ہے، زمین کی بحالی کے بعد میں نے اسے مختلف سائز کے پلاٹوں میں تقسیم کر دیا ہے، اسکی زکاہ کیسے ادا کی جائے گی؟ یاد رہے کہ زمین کو ہموار کر کے متعدد پلاٹوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ: رقم کی کمی کے باعث نا مکمل لیکن زیر تعمیر مکان کی زکاہ سال گزرنے پر کیسے ادا کی جائے گی؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ: مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کیلئے مخیر حضرات کی عدم موجودگی کی وجہ سے کافی عرصے سے رُکی ہوئی ہے، کیا اس مسجد کی تعمیر کیلئے زکاہ کی رقم استعمال کی جاسکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

زمین پر زکاہ اسی وقت ہوتی ہے جب زمین بیچنے کیلئے خریدی جائے۔ چنانچہ جو زمین ذاتی رہائش یا کرائے پر دینے کیلئے مکانات کی تعمیر کیلئے مختص ہو اس پر کوئی زکاہ نہیں ہوتی۔ جبکہ ایسی زمین جسے فروخت کرنے کیلئے خریدا گیا ہے تو اس میں زکاہ واجب ہے، چنانچہ سال مکمل ہونے پر اس کی [موجودہ] قیمت میں سے 2.5% زکاہ ادا کی جائے گی۔ مزید کیلئے سوال نمبر: (38886) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

زیر تعمیر مکان کی زکاہ کے بارے میں یہ ہے کہ: اس میں کوئی زکاہ نہیں ہے، الا کہ آپ اسے تعمیر کرنے کے بعد فروخت کرنا چاہیں، اور اس سے منافع کمانا مقصود ہو، تو پھر سال مکمل ہونے کے بعد موقع پر موجودہ حالت میں مکان کی قیمت لگائی جائے گی، اور زکاہ کا حساب لگایا جائے گا، اور پھر مکان فروخت ہونے کے بعد اسکی زکاہ ادا کر دی جائے گی۔

اور اگر یہ زیر تعمیر مکان ذاتی رہائش یا کرائے پر دینے کیلئے ہے تو اس پر زکاۃ نہیں ہے۔

دائمى فتوى كميٹى كے علمائے كرام كا كهنا ہے كه:

"جو مكانات رہائش كیلئے مختص ہیں، بیچنے كیلئے نہیں ہیں، ان میں زکاۃ نہیں ہے، اور جو مكانات كرائے پر دینے كیلئے ہیں تو ان كے كرائے میں سے بچی ہوئی رقم پر سال مكمل ہونے اور نصاب پورا ہونے كى شكل میں زکاۃ واجب ہوگی، كرائے پر دئے جانے والے مكانات كى قیمت پر زکاۃ نہیں ہوگی، اور جو مكانات فروخت كرنے كیلئے مختص ہوں تو ایک سال مكمل ہونے كے بعد انكى قیمت پر ہر سال زکاۃ واجب ہوگی" انتہی

"فتاوى اللجنة الدائمة" (9/ 335)

شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہیں كه:

"سامان تجارت، یعنی وہ سامان جسے فروخت كرنے كیلئے ركھا گیا ہے، اس سارے سامان كى سال كے آخر میں قیمت لگائی جائے گی، اور اسكى مجموعى قیمت میں سے چالیسواں حصہ یعنی: 2.5% زکاۃ كى مد میں ادا كيا جائے گا، چاہے اسكى قیمت [ماركیٹ میں] سامان كى اصلی قیمت والى ہو، یا كم / زیادہ ہو [اس سے كوئى فرق نہیں پڑے گا]۔

سامان تجارت میں یہ چیزیں بھی شامل ہے: فروخت كیلئے خریدى گئی زمین، عمارتیں، كارین، پانى كیلئے پمپ، وغیرہ تمام سامان جو فروخت كیلئے ركھا گیا ہے۔

جبكہ ایسى عمارتیں جنہیں كرائے پر دیا جاتا ہے، فروخت نہیں كيا جاتا، تو انكے كرائے پر زکاۃ سال گزرنے كے بعد واجب ہوگی، لیكن ان عمارتوں كى قیمت پر زکاۃ نہیں ہے، كيونكہ یہ عمارتیں فروخت كرنے كیلئے نہیں ہیں" انتہی

"مجموع فتاوى ابن باز" (14/ 234)

سوم:

مسجد كى تعمیر مكمل كرنے كیلئے زکاۃ كى رقم لگانا جائز نہیں ہے؛ كيونكہ زکاۃ كى تعمیر كیلئے محدود مصارف ہیں جن میں مسجد كا ذكر نہیں ہے۔

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"ایسى مسجد كى تعمیر مكمل كرنے كیلئے زکاۃ كى رقم لگانا كیسا ہے جو بالكل مكمل ہونے كے قریب ہے، لیكن تعمیراتى كام [رقم كى عدم موجودگی كیوجہ سے] رك چكا ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"تمام علمائے كرام كے ہاں یہ بات معروف ہے، جو كه اكثر اور جمہور علمائے كرام كى رائے ہے، اور یہ سلف صالحین سے اجماع كى طرح ہے، وہ یہ كه: زکاۃ مساجد كى تعمیر، اور كتب وغیرہ خریدنے میں صرف نہیں كى جاسكتی، بلکہ زکاۃ كیلئے آٹھ مصارف ہیں، جنكا ذكر سورہ توبہ كى آیت [نمبر 60] میں ہوا ہے، جو كه مندرجہ ذیل

ہیں: فقراء، مساکین، زکاۃ جمع کرنے والے افراد، جنکی تالیف قلبی مقصود ہو، غلام آزاد کروانے کیلئے، چٹی بھرنے والوں کیلئے، فی سبیل اللہ، اور مسافروں کیلئے، "فی سبیل اللہ" سے مراد جہاد ہے، اہل علم کے ہاں یہی معروف ہے، چنانچہ مصارف زکاۃ میں مساجد کی تعمیر، مدارس کی تعمیر، اور سڑکیں بنانا شامل نہیں ہے۔" انتہی

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (14/ 294)

مزید کیلئے سوال نمبر: (13734) کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم.